قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل لندن
مدیر ابو سعید
Online Edition

بدھ 23 دسمبر 2020ء | 07 جمادی الاولیٰ 1442ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:303

ارشاد باری تعالیٰ

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا۔ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔

(بنی اسرائیل: 24تا25)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے، اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(الادب المفرد للبخاری۔ باب قولہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیر گناہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟۔ فرمایا: ہاں وہ دوسرے آدمی کے ماں اور باپ کو گالی دیتا ہے تو اپنے ہی ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسکا رزق بڑھا یا جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

(مسند احمد۔ جلد ۳۔ صفحہ نمبر ۲۶۶۔ مطبوعہ بیروت)

تو یہاں عمر بڑھانے کا اور رزق میں برکت کا ایک اصول بتا دیا گیا ہے کہ اگر کشائش چاہتے ہو، اپنے بچوں کی دور دور کی خوشیاں دیکھنا چاہتے ہو تو والدین سے حسن سلوک کرو۔ ان کے تم پر جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو۔ یاد رکھو کہ بچپن میں تمہیں انہوں نے بڑی تکلیف سے پالا ہے۔ اگر تمہاری طرف توجہ نہ دیتے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمہاری تو یتیمی کی حالت تھی۔ کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ تمہیں کسی نے پوچھنا بھی نہیں تھا۔ وہ ماں باپ ہی ہیں جو بچے کو اس طرح پوچھتے ہیں، درد سے پوچھتے ہیں۔ تو جب تم بڑے ہوتے ہو تو تمہاری لکھائی پڑھائی کی کوشش کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اپنے پر ہر تکلیف وارد کرتے ہیں اور تمہیں پڑھاتے ہیں۔ کئی والدین ایسے ہیں جو فاقے کرتے ہیں اور اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ ہمارے بچے پڑھ جائیں۔ تاکہ بڑے ہو کر وہ معاشرے میں عزت و احترام سے رہ سکیں، ہمارے والا ان کا حال نہ ہو۔ لیکن بعض ایسے بقیہ صفحہ 4 پر

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

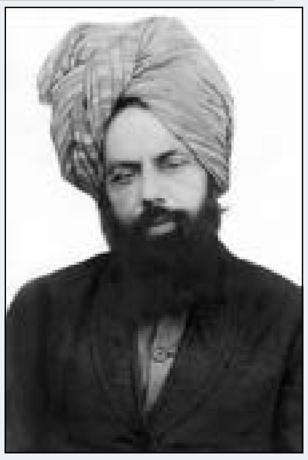

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید کی کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں۔ اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

’’توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 502 ایڈیشن 1988ء)

بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت اقدس، شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی سے ان کے والد صاحب کے حالات دریافت فرماتے رہے اور نصیحت فرمائی کہ:

’’ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہیئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے سچے اسلام کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہو جاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دے۔ اسلام والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ دل و جاں سے ان کی خدمت بجا لاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 492 ایڈیشن 1988ء)

اس شمارہ میں

آ و بلبل کہ مل کے نالہ کریں (منظوم)
خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا!
تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
Quokka کو کا

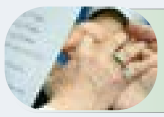

دربارِ خلافت

یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت اور آپ پر درود بھیجنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو محبت کی اور جس طرح نوازا اس ذکر کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’پھر بعد اس کے جو الہام ہے وہ یہ ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ آدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْن۔ اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اُسی کے طفیل سے ہیں اور اُسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں‘‘۔ یعنی آنحضرت ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا اونچا مرتبہ ہے۔ ’’اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے‘‘۔

پھر فرماتے ہیں۔ فارسی کے کچھ شعر ہیں۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم
مہر و ماہ را نیست قدرے در دیار دلبرم
آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب
واں کجا باغ کہ می دارد بہار دلبرم

یعنی میرے دوست کے مقابلے میں، میرے محبوب کے مقابلے میں کوئی بھی محبوب نہیں ہے۔ میرے دوست کے مقابلے میں تو چاند اور سورج کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے اور وہ چہرہ کہاں ہے جو اس کے چہرہ کی طرح چمک دمک رکھتا ہو اور وہ باغ کہاں ہے جس میں میرے دوست کی طرح بہار آئی ہو۔

فرمایا کہ: ’’اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اُسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زُلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ

بقیہ صفحہ 4 پر

آؤ بلبل کہ مل کے نالہ کریں

مالِ دل دے دیا فقیر ہوئے
اس فقیری میں ہم اسیر ہوئے
جب سے دیکھا ہے روئے یارِ ازل
بت میری آنکھ میں حقیر ہوئے
ان نگاہوں نے کر دیا گھائل
جگر و دل کے پار تیر ہوئے
زاہدو تم سے دل ملے کیونکر
تم ہو آزاد ہم اسیر ہوئے
دل غنی ہے متاعِ دنیا سے
جب سے اس در کے ہم فقیر ہوئے
آؤ بلبل کہ مل کے نالہ کریں
ہوگیا عرصہ ہمصفیر ہوئے
دل میں کیا جانے کیا خیال آیا
آج نغمہ سرا بشیر ہوئے

کلام بشیر ایڈیشن 1963 صفحہ 8-9

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَأَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات حدیث نمبر 3490)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

یہ سید و مولیٰ پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی حصولِ محبتِ الٰہی کی بہت خوبصورت دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں مندرجہ بالا دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

پھر ایک مومن کی خصوصیت یہ ہے، جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ (البقرۃ:166) یعنی اور جو لوگ مومنین ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ پس مومن ہونے کی یہ نشانی ہے کہ ایک سچے مومن کی زندگی صرف ایک ذات کے گرد گھومتی ہے اور گھومنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ایک مومن، مومن کہلا ہی نہیں سکتا۔ ایک مومن کا غیب پر ایمان، نمازیں پڑھنا، قربانی کرنا، انبیاء پر ایمان، اس وقت کامل ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس شدید محبت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ کفار بھی یہ کہہ اٹھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد تو اپنے ربّ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپؐ نے ہمیں کیا خوبصورت دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ مَیں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(جامع الترمذی ابواب الدعوات حدیث نمبر 3490)

پس ایک مومن کا معیار اور خصوصیت یہ ہے جس کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لئے اس محبت کے حصول کے لئے بھی اسی کے آگے جھکنا اور اس سے دعائیں کرنا ضروری ہے۔

(خطبہ جمعہ 13 جولائی 2007ء)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

اداریہ

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا!

26 اکتوبر 1984ء کو علی الصبح مدرسہ جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ و طلبہ نے مسجد احمدیہ ساہیوال مشن چوک پر دھاوا بول دیا اور مسجد میں توڑ پھوڑ کر کے مسجد پر لکھا کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مٹائیں تو خادم مسجد نے حفاظتی اقدام کے طور پر ہوائی فائر کیا۔ لیکن حملہ آوروں نے کہا یہ محض پٹاخے ہیں اسے پکڑ لو جس پر خادم مسجد نے حفاظتی نکتہ نظر سے دو فائر کئے جس کے نتیجہ میں دو حملہ آور ہلاک ہو گئے اور باقی حملہ آور فرار ہو گئے۔ تب حکومتی کارندوں اور پولیس اہلکاروں نے چند سرکردہ احمدیوں کی پکڑ دھکڑ شروع کی اور گیارہ کے قریب احمدیوں کو پکڑ کر جیل میں محبوس کیا اور ایک جھوٹا مقدمہ بنایا جو تقریباً ساڑھے نو سال تک مختلف عدالتوں میں انصاف کا منتظر رہا اور ہمارے یہ احمدی اسیران راہ مولیٰ مختلف جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ احباب جماعت نے ان کی رہائی کے لئے بہت دردِ دل سے دعائیں کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ان اسیران کے لئے خود بھی دن رات دعائیں کیں اور احباب جماعت کو بھی دعاؤں کی طرف متوجہ رکھا۔ آپؒ نے اپنی اس التجا کا ذکر ایک دعائیہ نظم میں یوں فرمایا۔

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا!
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں، تُو میرا خدا میرا خدا ہے

ان دعاؤں کے طفیل سب اسیر رہا ہوئے جن میں موت کی سزا سنائے جانے والے دو اسیر بھی رہائی پا کر گھروں کو لوٹے۔

آج بعض ممالک میں جماعت احمدیہ کی مخالفت زوروں پر ہے مختلف جگہوں پر احمدیوں کے خلاف جھوٹے مقدمات بنا کر اسیر بنانے کا سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ بعض مقامات پر ٹارگٹڈ کلنگ (Targeted Killing) بھی ہو رہی ہے۔ اس سال ماہ اکتوبر و نومبر میں پاکستان میں چار افراد نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ لہٰذا دعاؤں پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے اور اس شعر کا واسطہ دے کر دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بارہا احباب جماعت کو ان شہداء، ان کے اہل خانہ اور اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے دُعا کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک موقع پر حضور فرماتے ہیں:

"پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی آجکل بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مولویوں اور حکومت کے اہلکاروں کے شر سے محفوظ رکھے۔ وہاں پھر مخالفت کی شدید لہر آئی ہوئی ہے قانون کے محافظ نہ صرف یہ کہ انصاف کو نہیں جانتے بلکہ اس کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور جو مولوی کہتا ہے اس کے پیچھے چل رہے ہیں شاید اپنی جان بچانے کے لئے میرا خیال ہے کہ سیاسی استحکام شاید ان کو اسی طرح مل جائے لیکن یہ ان کی بھول ہے یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہی چیز ان کی تباہی کا ذریعہ بنے گی ہم تو پہلے بھی ان تکلیفوں سے گزرتے رہے ہیں۔ اب بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد سے گزر جائیں گے لیکن ان کی یہ حرکتیں اگر یہ باز نہ آئے تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ پس احمدی آجکل بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھیں خاص طور پر پاکستان میں رہنے والے احمدی، باہر رہنے والے احمدی بھی جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جلد آئے اور ان مشکلات سے وہاں کے رہنے والے احمدی چھٹکارا پا سکیں۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 2 اکتوبر 2020ء)

قرآن اور حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق اُخروی زمانہ میں مسیح و مہدی کے پیروکار، قربانیوں کی وہی مبارک تاریخ زندہ کریں گے جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ نے قائم کی تھیں۔ سو آج احمدی، اس زندہ و تابندہ تاریخ کو اپنے خونوں اور جسمانی، مالی، عزت و آبرو کی مثالی قربانیوں سے زندہ کر رہے ہیں۔ تب ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

جماعت احمدیہ کی زندہ تاریخ ایسی ہی لازوال اور بے مثال قربانیوں سے گندھی پڑی ہے۔ اس کا آغاز تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں حضرت عبدالرحمٰنؓ اور حضرت شہزادہ عبداللطیفؓ کی جان کی قربانیوں سے ہوا اور آج ان دو صحابہ کے نقش قدم پر سینکڑوں کی تعداد میں احمدی دنیا بھر کے مختلف ممالک بالخصوص پاکستان میں اپنی جانوں کا نذرانہ بطور شہادت اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر چکے ہیں اور ابھی بھی یہ مظالم رواں ہیں اور شہادتیں جماعت احمدیہ کے حصہ میں آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شہداء کے خون کو قبول فرمائے اور اس خون کی بدولت نہ صرف ان شہداء کے فیملی ممبرز بلکہ جماعت احمدیہ کو من حیث الجماعت ترقیات وفتوحات عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس مخالفت کو روڑی (فرٹیلائزر) کا نام دیا کرتے تھے کہ جس طرح درختوں، پودوں اور فصلوں کی بڑھوتی اور سرسبز و شاداب رہنے کے لئے کھاد ڈالی جاتی ہے اِسی طرح جماعت احمدیہ بھی تو حضرت محمد ﷺ کے باغ کا حصہ ہے اور یہ شہادتیں اور اسیری جماعت کی ترقی اور اس کے flourishing کے لئے کھاد کا کام کر رہی ہے یہی شہید بھائی عشق و وفا کے کھیتوں کو اپنے خون سے سینچ کر ان باغوں میں سرسبز و شاداب سدا بہار کھیتیاں اُگا رہے ہیں اور یوں اصحاب کہف اور شعب ابی طالب کی تاریخ دہرائی جارہی ہے۔

ہم نے بارہا دیکھا اور ملاحظہ کیا کہ ان دشمنوں اور مخالفین نے اگر کسی خاندان میں سے ایک کی جان لی تو اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو باگھ لگائے اور جماعت دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ خلفاء یہ کہتے چلے آرہے ہیں کہ پوری دنیا میں جماعت کی ترقی اور پھیلاؤ، پاکستان میں مخالفین کے ہاتھوں احمدیوں کی جانی، مالی، عزت و آبرو کی قربانی کا مرہون منت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خون شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر!
رائیگاں کب گیا تھا کہ اَب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے، پھول
پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا،
ساتھ میرے ہے تائیدِ ربّ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا، آج
بھی، اِذن ہو گا تو چل جائے گی
دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں،
قول اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سنت اللہ ہے، لاجرم بالیقیں،
بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی
جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمنِ بد نوا!
دو قدم دور دو تین پل جائے گی

(کلام طاہر ایڈیشن 2004ء صفحہ 15-16)

جہاں تک اسیران راہ مولیٰ کی قربانیوں کا تعلق ہے۔ انہوں نے (جن میں دو خلفاء احمدیت بھی شامل ہیں) 130 سالہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں قربانیوں کی ایک تابناک تاریخ رقم کی ہے۔ اسیران کی قربانیوں کی تاریخ جو 1984ء سے شروع ہوئی بہت لمبی ہے۔ اسیران نے قید و بند کی یہ صعوبتیں اللہ کی رضا اور اسلام و احمدیت کی محبت میں برداشت کیں اور ابھی بھی بعض جگہوں پر برداشت کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہتھکڑیوں کو اپنے ہاتھوں کا زیور قرار دیا۔ انہوں نے خدا کی راہ میں دُکھ اٹھائے، کلمہ طیبہ کی خاطر، اس کی حفاظت کی خاطر، اس کی عزت و ناموس کے لئے بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں۔ اکثر و بیشتر جگہوں پر یہ اسیران اپنے اہل خانہ اور بچوں کو تسلی دیتے دکھائی دیئے اور باوجود تکالیف و مصائب کے اپنے بچوں کے حوصلے بڑھائے۔

ان اسیران پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہامی شعر صادق آتا ہے:

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا

کہ اگر قضائے الٰہی سے عاشق قید ہو جاتا ہے تو وہ اُس زنجیر کو چوم لیتا ہے جس کا سبب آشنا ہے۔ (درثمین فارسی)

پس آج ہر احمدی کو اسیروں کی رستگاری کا موجب بنتے ہوئے ان باوفا اور باصفا شہیدوں اور اسیران کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ جنہوں نے مصائب کو برداشت کیا اور اپنے صدق کا نمونہ دکھایا، قید و بند میں ہمارے لئے دعائیں کرتے رہے۔ آج ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی راتوں کو ان کی خاطر جاگیں اور ان کی رہائی کے لئے دعائیں کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1990ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کی اختتامی اجتماعی دعا سے قبل فرمایا:

"ان (شہداء اور اسیران) کی یادوں کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ شہداء کو خدا تعالیٰ نے زندہ قرار دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شہداء قوموں کی زندگی کے ضامن ہوا کرتے ہیں۔ جو قومیں اپنی زندگی کو بھول جائیں وہ کیسے زندہ رہ سکتی ہیں۔ پس شہدائے احمدیت بھی زندہ ہیں اور اسیران

راہ مولیٰ بھی آزاد ہیں...... پس ان روحوں کو بھی یاد رکھو جو قید کی آزاد روحیں ہیں۔ اپنے شہید زندوں کو بھی یاد رکھو۔ جہاں تک بس چلتا ہے خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری جاری رکھو۔ خدا تعالیٰ ان کی تکلیفوں کو دور کرے اور ہمارے دُکھ ٹال دے۔‘‘ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے جو اُن بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں جب کہ وہ دنیا میں ذلیل کئے جاتے اور اُن کو برا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی ان کا نام رکھا جاتا ہے اور اُن کے تباہ کرنے کے لیے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپ کو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ اُن کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے تب یکدفعہ اُن کا دل دکھتا اور ان کا سینہ مجروح ہوتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے آستانہ پر تضرعات کے ساتھ گرتے ہیں اور ان کی دردمندانہ دعاؤں کا آسمان پر ایک صعب ناک شور پڑتا ہے اور جس طرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہوجاتے ہیں اور پھر وہ جمع ہو کر ایک تہ بہتہ بادل پیدا ہو کر یکدفعہ برسنا شروع ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں اور آخر وہ ایک نشان کی صورت پر زمین پر نازل ہوتے ہیں۔غرض جب کسی مرد صادق و ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔‘‘

(راز حقیقت، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 157-158)

☆...☆...☆

بقیہ: دربار خلافت ...... از صفحہ 2

الہام ہوا جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیِی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔’’یعنی اللہ تعالیٰ دین کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جوش میں ہے لیکن وہ جو زندہ کرنے والا ہے اس کا تعین نہیں ہوا کہ وہ کون ہوگا’’اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیِی کی تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔’’جس نے دوبارہ دین کا احیاء کرنا ہے یہ وہ شخص ہے۔ جو آنحضرت ﷺ سے محبت کرتا ہے اس سے زیادہ اور کوئی محبت نہیں کرتا۔’’اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے’’یعنی احیاء دین کے لئے جو شرط ہے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دلوں میں ہو۔’’سو وہ اس شخص میں متحقق ہے’’۔ اور اسی شخص میں پائی جاتی ہے۔’’اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سِرّ ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے’’۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے جو فیض ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت سے بھی محبت ہونی چاہئے۔ ’’اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین، طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غَیبَت حِس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالَم ظاہر ہوا’’۔یعنی بیداری کے عالم میں اونگھ کی سی کیفیت تھی۔ اس میں اس طرح ہوا ’’کہ پہلے یک دفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے یعنی جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت علیؓ و حَسَنَین و فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا’’۔ اب اس پر بھی بعض مخالفین کو اعتراض شروع ہوجاتا ہے کہ سر ران پر رکھنے سے۔ اپنی ذہنی حالت کا دراصل وہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ کہ اتنا غلط مطلب نکالتے ہیں کہ شرم آتی ہے۔ کوئی مسلمان کہلانے والا ایسی باتیں نہیں کرسکتا۔ آپ فرما رہے ہیں کہ ’’مادر مہربان کی طرح‘‘۔ اب ماں کے مقام کی جو مثال ہے اس کے بارے میں بھی جو غلط سوچ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے حال پر رحم کرے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اور پھر یہ ہے کہ یہ فرمایا ہے کہ سامنے آکر کھڑے ہوگئے جس طرح بچہ کو ساتھ چمٹا لیتے ہیں۔ چمٹا لیا ساتھ۔ تو فرمایا کہ ’’مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمدللّٰہ علٰی ذالک‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 597-599 حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

پس دیکھیں اس عاشق صادق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی محبت جو آپ کو اپنے آقا اور محبوب سے تھی کہ بے انتہا درود بھیجا کرتے تھے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے نوازا جیسا کہ اس سے ظاہر ہے۔

پس آج ہمیں بھی اس محبت کے نمونے قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ دنیا کو جلد سے جلد اس آقا کی غلامی میں لا سکیں جو تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا ہے تا کہ دنیا میں امن اور محبت کی فضا پیدا ہو۔

(خطبہ جمعہ 10؍ دسمبر 2004ء)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

ناخلف اور بدقسمت بچے ہوتے ہیں کہ جب وہ سب کچھ ماں باپ سے حاصل کر لیتے ہیں، تعلیم حاصل کر کے بڑے افسر لگ جاتے ہیں تو اپنی الگ دنیا بسا لیتے ہیں اور پھر ماں باپ کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی مثال دی ہے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم اے کرایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہوگیا۔ آجکل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بڑی بات تھی۔ اُس کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہوگیا ہے میں بھی اُس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اُس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا اور اُس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون آبیٹھا ہے۔ ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ جل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں’’۔ (حضرت مصلح موعودؓ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ)۔’’ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم اُن کی مناسب تعظیم وتکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں تا کہ اُن کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہوجائے۔ گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا اُن کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطۂ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبرگیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے اُن کی بنتی نہیں’’۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) یہ کوئی بات نہیں ہے کیونکہ ماں کا بھی بہرحال ایک مقام ہے۔’’پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہوجاؤ گے۔ جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے’’۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۵۹۳)

(خطبہ جمعہ 16؍ جنوری 2004ء)

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 15)

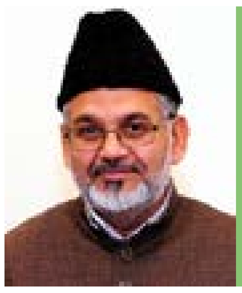

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

15۔ چرچوں کے ساتھ مختلف پروگرام

جس طرح پاکستان میں ایک فرقہ کے لوگ دوسرے فرقہ کی مساجد میں نہیں جاتے، نماز نہیں پڑھتے وغیرہ کی ذہنیت رکھتے ہیں یہی حال یہاں پر ہے کہ ایک فرقہ کے عیسائی دوسروں کی عبادت گاہوں میں نہیں جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہ توفیق دی کہ ہر ایک جگہ جاکر ان کی عبادت گاہوں کو دیکھا جائے اور یہ کس طرح عبادت کرتے ہیں۔ چنانچہ سب نے مل کر پروگرام بنایا کہ ہر ایک پادری اور اپنے فرقہ کے عالم 20-25 افراد کو لے کر دوسروں کی عبادت گاہوں میں جائیں۔ اس طرح 20 اکتوبر سے یہ پروگرام شروع ہوا۔ خاکسار چند دوستوں کے ہمراہ Presbyterian Church گیا۔ وہاں پر مزید 4 پادری بھی اپنے اپنے لوگوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ خاکسار نے بھی تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں انسانیت کے ساتھ پیار اور انسانیت کا احترام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 80 کے قریب تھی۔ اسی طرح 20 اکتوبر کو شام کو ایک اور چرچ میں جانے کا موقع ملا۔

25 اکتوبر کو تمام چرچ والے پادری صاحبان اپنے اپنے لوگوں کو لے کر مسجد بیت الرحمٰن میں آئے۔ یہ دن ان کے لئے مشکل تھا۔ کیونکہ جمعہ کا دن اور جمعہ کا وقت تھا۔ لوگ کاموں پر ہوتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 سے 50 تک کی حاضری رہی۔ انہوں نے پورا وقت بیٹھ کر خطبہ سنا۔ خاکسار نے اسلام میں عبادت کا مفہوم، عبادت کا طریق اور عبادت کا فلسفہ سمجھایا۔ انہوں نے نماز بھی دیکھی۔ نماز جمعہ کے بعد پھر ان کے ساتھ سوال و جواب بھی ہوئے۔ جس میں مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نظریہ، جہاد، عورت کا مقام، نماز کا طریق، مسجد کے بارے میں مختلف سوالات تھے۔

اگرچہ پروگرام 2½ بجے ختم ہونا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنا دلچسپ تھا کہ 3½ بجے ختم ہوا۔ الحمدللہ۔ لوگ جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر بھی ساتھ لے کر گئے۔

اس کے بعد جمعہ کی شام 25 اکتوبر کو ہی ایک یہودیوں کی عبادت گاہ میں ہم گئے جبکہ دوسرے پادری صاحبان اپنے اپنے لوگوں کو لے کر پہنچے ہوئے تھے۔

قریباً 1½ گھنٹہ کی ان کی یہ سروس تھی۔ اس کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ خاکسار نے ان کے ربائی سے چند سوالات کئے مثلاً آپ نے جتنی دعائیں تورات سے کی ہیں اس میں اسرائیل کا خدا اور صرف اسرائیل کا خدا کا ذکر تھا۔ ہمارا خدا کہاں ہے؟ ہم تو اسرائیلی نہیں ہیں۔ یا افریقہ کے لوگوں کا خدا کہاں ہے؟ وغیرہ۔ اس ربائی نے کہا میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

میں نے پوچھا آپ تبلیغ کرتے ہیں؟ کہنے لگا نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ پھر آپ کا مذہب سب کے لئے نہیں ہے۔ جس طرح خدا سب کے لئے نہیں ہے صرف اسرائیل کا ہے۔ اسی طرح آپ کا مذہب بھی سب کے لئے نہیں ہے۔

26 اور 27 اکتوبر کو بھی ہم اس طرح مختلف 4 چرچوں میں گئے اور ہر جگہ سوال و جواب کا موقع ملتا رہا اور جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا تعارف کا موقع ملا۔

27 اکتوبر کو شام کو ایک چرچ میں تاثرات بیان کرنے تھے کہ جو لوگ مختلف عبادت گاہوں میں گئے ہیں ان کے کیا تاثرات ہیں۔ یہ سن کر خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں نے جمعہ کے دن کی مسجد بیت الرحمٰن میں عبادت کی اور پروگرام کی زیادہ تعریف کی مثلاً

1۔ مسجد صاف ستھری تھی۔ 2۔ عبادت کے دوران خاموشی تھی۔ جس سے عبادت کرنے کا لطف آتا۔

3۔ دوستانہ ماحول رہا۔ 4۔ سوال و جواب زیادہ دلچسپ تھے۔ 5۔ ضیافت بہت اچھی تھی وغیرہ۔

16۔ کونٹی ایگزیکٹو کے آفس سے فون آیا کہ آج شام ایک چرچ میں Interfaith Prayer ہو رہی ہے اور پریس کانفرنس ہو رہی ہے۔ آپ بھی آئیں۔ خاکسار شام کو اس چرچ میں گیا۔ وہاں پر کونٹی کی اہم شخصیات سے ملاقات ہوئی۔ یہ پریس کانفرنس عالمی نوعیت کی تھی۔ اگرچہ لوکل اور نیشنل ٹی وی پر خبریں آئیں۔ مگر بی بی سی اور CNN کے نمائندگان بھی تھے۔ اس موقعہ پر بہت سے لوگوں کے ساتھ تعارف کا موقع ملا۔ یہ خبر ساری جگہ نیشنل ٹی وی پر شام کو لائیو آئیں۔ الحمدللہ

17۔ اخبارات میں انٹرویو۔ علاقہ کے تین لوکل اخبارات

The Gazette

Montgomery Journal

The Leader

میں ہمارے انٹرویو اور پروگراموں کے بارے میں اعلانات شائع ہوئے۔

18۔ کولمبیا یونین کالج کے ایک پروفیسر اپنے 11 طلباء لے کر مسجد بیت الرحمٰن میں آیا۔ نماز عشاء سے قبل 6:45 پر وہ تشریف لائے۔ نماز عشاء کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے 9 بجے تک جاری رہا۔ بہت اچھا تاثر لے کر گئے۔ الحمد للہ۔ لٹریچر بھی لیا۔

19۔ یونین کولمبیا کالج کا ایک اور دوسرے پروفیسر بھی اپنے 16 طلباء کو لے کر مسجد بیت الرحمٰن میں 7 بجے تشریف لائے اور 8:45 تک رہے۔ اُن کے ساتھ بھی اچھا اور دلچسپ پروگرام رہا لٹریچر بھی لے کر گئے۔

20۔ ایک امریکن ہماری ایک Interfaith میٹنگ میں آئے تھے۔ وہ میری لینڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے پھر یونیورسٹی میں خاکسار کو ''اسلام کے تعارف'' پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ خاکسار 3 احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر گیا۔

90 سے زائد طلباء کو ایک گھنٹہ تک تقریر کے ذریعہ اسلام کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد 1½ گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔ سوال و جواب اتنے دلچسپ رہے کہ پروگرام ختم ہونے کے بعد بھی 12 افراد پر مشتمل ایک گروپ کے ساتھ پون گھنٹہ مزید گفتگو اور سوال و جواب ہوتے رہے۔ ہم اس موقعہ کے لئے مختلف قسم کا لٹریچر لے کر گئے تھے۔

1۔ Understanding Islam

2۔ Jihad and Peace

3۔ Why Islam

4۔ What is Ahmadiyyat

5۔ ریویو آف ریلجنز کی کاپیاں

6۔ جلسہ سالانہ کے سوینئرز

7۔ مسجد کا بروشر

8۔ Islam'Response to Contemporary Issues

تمام پروفیسروں کو اہم اہم لٹریچر دیا گیا۔ طلباء نے بھی اپنی اپنی پسند کا لٹریچر از خود لیا۔

اس یونیورسٹی کا ایک اپنا ٹی وی چینل بھی ہے۔ اس کے لئے انہوں نے ہمارا سارا پروگرام ریکارڈ کیا اور براڈ کاسٹ کیا۔

21۔ جلسہ پیشوایان مذاہب۔ 3 نومبر کو مسجد بیت الرحمٰن میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے لئے خاکسار نے مکرم صدر جماعت میری لینڈ اور مکرم جنرل سیکرٹری صاحب میری لینڈ اور مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا۔ قریباً علاقہ کے تمام چرچوں سے رابطہ کیا گیا۔ خطوط لکھے گئے اور اخباروں میں Ad دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 225 سے زائد غیر مسلم شامل ہوئے۔ صرف ایک چرچ کے پادری 120 لوگ لے کر آئے تھے۔ باقی پادری صاحبان اور یہودی ربائی، سکھ نمائندے بھی اپنے اپنے لوگوں کے ساتھ تشریف لائے۔ اس پروگرام میں جو عیسائی پادریوں نے ایک ربائی، ایک بدھ مت، ایک سکھ نے تقریر کی۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر عنوان یہ تھا کہ ''ہمسایوں کے حقوق''

Duties towards neighbour according to my faith

خاکسار نے اپنی تقریر میں بعض سوالوں کو مدنظر رکھ کر بھی جواب دیئے کہ قرآن کریم کی تعلیمات بائبل سے نہیں لی گئیں اور پھولوں کی مثال دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہر اچھی تعلیم جو دوسرے مذاہب میں ہے قرآن کریم اس کو بھی بیان کر دیتا ہے۔ لوگوں نے اس مثال کو بہت پسند کیا۔ خاکسار نے قرآن کریم اور حدیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمسائیگی کے حقوق کے بارے میں وضاحت سے تعلیم بیان کی۔ الحمد للہ

انفرادی طور پر پادریوں نے اور دیگر لوگوں نے بھی اس میٹنگ کی کامیابی پر ہمیں مبارکباد اور شکریہ کے خطوط بھی لکھے۔

22۔ ایک پاکستانی خاتون شاہدہ سلیمان صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ یہ ایک احمدی ڈاکٹر کی کلاس فیلو رہی ہیں۔ اس وقت بالٹی مور کے علاقہ میں تھیں ان کے خاوند یونائیٹڈ نیشن میں کام کرتے ہیں۔ احمدیت سے متعلق لٹریچر لے کر گئیں۔

23۔ 2 امریکن مسجد تشریف لائے۔ آدھا گھنٹہ اسلام کے بارے میں مختلف سوالات کرتے رہے۔ لٹریچر بھی لے کر گئے۔

24۔ رمضان المبارک میں وائس آف امریکہ کی ایک نمائندہ رپورٹر وقت لے کر تشریف لائیں۔ 5 بجے سے 8:15 تک رہیں۔ نمازوں میں، درس میں شمولیت کی مختلف احباب کا انٹرویو بھی لیا۔ جس میں صدر جماعت میری لینڈ، چوہدری امجد صاحب، برادر پیر احمد صاحب اور خاکسار شامل تھے۔

ان کا یہ پروگرام دنیا کی مختلف 54 زبانوں میں ترجمے کے ساتھ نشر کیا گیا اور نمائندہ رپورٹر Ms Mausa Farreg کے مطابق ان پروگراموں کو 90 ملین لوگ سنتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس طرح اتنی بھاری تعداد میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

اس رپورٹر سے رابطہ رکھا جا رہا ہے تا کہ مستقبل میں بھی ان سے کام لیا جاسکے۔ زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس وائس آف امریکہ کے نمائندہ کو ہمارا پتہ چرچ کے ایک عیسائی نے دیا۔ یہ عیسائی ہماری میٹنگ جلسہ پیشوایان مذاہب میں شامل ہوا تھا۔ وائس آف امریکہ کے نمائندہ ان کو جانتے تھے۔ انہوں نے پوچھا کہ رمضان کے بارے میں ہم نے ایک پروگرام کرنا ہے تو مسلمانوں کے نمائندہ اور ان کی کمیونٹی سے رابطہ کرنا ہے تو اس عیسائی نے فوراً ہمارا نام بتا دیا اور انہوں نے ہم سے رابطہ کیا اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرح سامان پیدا ہو گیا۔ الحمد للہ

25۔ مسلم کمیونٹی سینٹر کے صدر مسٹر صابر رحمان نے بھی بالٹی مور یونیورسٹی میں اسلام کے بارے میں تقریر کی تھی۔ خاکسار بھی موجود تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کے بارے میں بڑا غلط تصور پیش کیا۔ خاکسار نے لوگوں کو اس بارے میں وضاحت کی۔ خاکسار نے پھر 4 صفحات پر مشتمل مسٹر صابر رحمان کو خط لکھا اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کی اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے بعض حوالہ جات جن میں قرآن کریم کی عظمت بیان کی گئی تھی وہ انہیں بھجوائے۔ مزید احمدیہ لٹریچر بھی ارسال کیا گیا۔

26۔ ایک مقامی اخبار ’’دی گزٹ‘‘ کی نمائندہ نے بھی فون پر انٹرویو اور اس کے فوٹو گرافر نے آکر مسجد میں نمازیوں کی تصاویر لی اور شائع کی۔

27۔ اپنے علاقہ کے 5 کلر جی کے ساتھ میٹنگ کی۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ تک رہی اس دفعہ موضوع تھا ’’مختلف مذاہب میں عبادت کا نقطہ نظر۔‘‘

28۔ اسی طرح ہمارے علاقہ کے ایک پادری نے Aspin Hill کے 4 پادریوں کو مسجد دکھائی اور پھر خاکسار کے ساتھ ان کی ایک میٹنگ ایک گھنٹہ تک ہوئی۔

چرچ میں آذان اور تلاوتِ قرآن کریم

29۔ گزشتہ سال منٹگمری کونٹی کے ناظم اعلیٰ نے مسجد بیت الرحمان میں ساتویں سالانہ دعائیہ تقریب کا انتظام کر دیا تھا۔ اس مرتبہ یہ تقریب ایک چرچ میں منعقد ہوئی۔ خاکسار کو اس میں شرکت کا دعوت نامہ ملا تھا اور پروگرام میں بھی 2 جگہ خاکسار کا نام درج تھا۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ آپ نے Call for Worship کرنی ہے۔ میں نے بتایا کہ ہم تو مسجد میں 5وقت عبادت سے پہلے جو Call کرتے ہیں وہ آذان کہلاتی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو ہم آذان دیں گے اور پھر اس کا انگریزی میں ترجمہ پیش کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

چنانچہ خاکسار اپنے ساتھ مکرم نسیم عارف صاحب کو لے کر گیا۔ یہ اچھی طرح خوش الحانی سے آذان دیتے ہیں۔ جب مجھے بلایا گیا تو نسیم عارف صاحب نے آذان دی اور خاکسار نے بعد میں انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مختلف مذاہب کے لوگوں نے اپنے اپنے رنگ میں دعائیں کیں۔ دوبارہ جب خاکسار ڈائس پر گیا تو سورہ فاتحہ اور دیگر دعاؤں کے علاوہ عدل و انصاف کے بارے میں جو قرآنی آیات تھیں ان کی 4 منٹ تک تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔

بعد میں ایک پادری نے کہا کہ آذان کا ترجمہ مجھے دے دیں کیونکہ یہ تو بہت ہی اچھا ہے اور عالمگیر پیغام لگتا ہے میں اس کو اپنے بلٹن بورڈ پر لگواؤں گا۔

اس دعائیہ تقریب کے موقع پر لوکل حکومتی سطح کے نمائندے، مختلف مذاہب کے نمائندے، سکول کے طلباء موجود تھے۔ جن سے بعد میں تعارف ہوا اور تمام اہم شخصیات کو مسجد کا بروشر اور دیگر لٹریچر بھی دیا۔ یہاں ہر کونسل ممبر کے نئے منتخب شدہ صدر سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی مسجد آنے کا وعدہ کیا۔ الحمد للہ یہ ایک تاریخی بات تھی کہ چرچ میں آذان اور قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق ملی۔ جو سب نے پسند کی۔ الحمد للہ

30۔ نومنتخب شدہ لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ کے اعزاز میں بالٹی مور میں ایک عشائیہ تھا۔ جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ خاکسار اپنے ساتھ مکرم چوہدری امجد صاحب کو بھی ساتھ لے کر گیا۔ اس موقعہ پر بھی حکومتی سطح کی چند اہم شخصیات تھیں جن کے ساتھ تعارف کا موقع ملا اور ان سب کو مسجد بیت الرحمن کا بروشر بھی دیا گیا۔

جب پروگرام شروع ہوا تو معززین کا تعارف بھی کرایا گیا۔ چنانچہ اس طرح جماعت احمدیہ کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تعارف ہوا۔ الحمد للہ

31۔ ایک ایسٹ افریقن خاتون مسجد تشریف لائیں۔ ان کے ساتھ تعارف اور ان کو سواحیلی زبان مین لٹریچر پیش کیا گیا اور خصوصاً نماز کے بارے میں بتایا گیا کہ ہم خدا تعالیٰ کی کس طرح عبادت کرتے ہیں۔

دعوت الی اللہ اور رابطوں کے پھل

یہ جو دعوت الی اللہ ہو رہی ہے اور رابطے بڑھ رہے ہیں ان کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ مثلاً

1۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں رائے عامہ بہتر ہو رہی ہے۔

2۔ چرچ کے پادری اپنے چرچوں میں آنحضرت ﷺ کا نام عزت اور احترام کے ساتھ لیتے ہیں۔ نیز کہتے ہیں کہ جس طرح دیگر انبیاء پر الہام نازل ہوا اسی طرح بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا۔ اپنے چرچ میں دیگر عیسائیوں کے سامنے پادری صاحب کا یہ اعتراف بہت بڑی بات ہے۔

3۔ کونٹی کی سطح اور سٹیٹ آف میری لینڈ کی سطح پر حکومتی افسران کے ساتھ اور ان کے دفاتر میں رابطے بڑھے ہیں اور مضبوط ہوئے ہیں۔

4۔ پریس کے ساتھ رابطہ مضبوط ہوا ہے۔ کونٹی، لوکل، نیشنل سطح کے اخبارات میں ہماری بھی اب خبریں آنی شروع ہوئی ہیں۔ اب ٹی وی پر اور ریڈیو کے ساتھ رابطہ بڑھایا جا رہا ہے۔

5۔ کونٹی کی طرف سے جب پریس کانفرنس ہوتی ہے تو اسلام کی نمائندگی میں ہمیں بلاتے ہیں۔ کونٹی کا ایک اور ٹی وی چینل ہے جس پر اب تک ہمارے مختلف پروگرام جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پروگرام اور 2 پریس کانفرنس متعدد مرتبہ دکھا چکے ہیں۔

6۔ ایک موقعہ پر جماعت کے لوگ بھی تھے اور پاکستانی کمیونٹی کے لوگ بھی وہاں پر تعارف کرانے والے نے جماعت کے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ مسلم کمیونٹی کے نمائندے ہیں اور یہ پاکستانی کمیونٹی کے۔ جب 3-4 مرتبہ وہ ایسا کہہ چکا تو پاکستانی کمیونٹی کے آدمی نے کہا کہ جناب ہم بھی مسلمان ہیں اور یہ بھی پاکستانی ہیں۔

7۔ پولیس کے ساتھ بھی رابطہ بڑھا ہوا ہے۔

8۔ چرچوں میں جانے سے وہاں پر نہ صرف تقاریر کا موقع ملا بلکہ اسلام کے خلاف جو نفرت تھی اس میں کمی واقع ہوئی ہے اور ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا ہے۔ الحمد للہ۔

9۔ کالجوں، یونیورسٹیوں اور سکولوں کے طلباء کی آمد پہلے سے زیادہ ہوئی ہے اور اسی طرح ہمیں بھی طلباء کو خطاب کرنے کے لئے بلایا جارہا ہے۔

10۔ حکومتی سطح پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے (لوکل) امن کے بارے میں جماعت کی کوششوں کو سراہا جاتا ہے۔

11۔ ایک پادری نے لوکل اخبار میں بیان دیا کہ جماعت احمدیہ پرامن جماعت اور کمیونٹی ہے۔

12۔ جلسہ پیشوایان مذاہب کے لئے ہمیں سپیکر بھی بڑی مشکل سے ملتا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف سپیکر بلکہ یہ لوگ اپنے لوگوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں۔ جن کا بعد میں ہم Follow Up کر رہے ہیں۔

13۔ پادری صاحب اور علاقہ کے مذہبی لیڈر اپنے چرچوں اور عبادت گاہوں میں ہماری میٹنگز اور فنکشن کا اعلان کرتے ہیں اور اپنے نیوز لیٹر اور بلیٹن میں خبریں دیتے ہیں تا کہ ان کے لوگ ہماری مسجد میں آکر پروگراموں میں شامل ہوسکیں۔ اور جو لوگ شامل ہوتے ہیں وہ واپس جا کر دوسرے لوگوں کو ہمارے نظریات اور کردار کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔ جس طرح خاکسار ذکر کر چکا ہے کہ وائس آف امریکہ کے نمائندہ کو ہمارے بارے میں کسی نے بتایا جو ہمارے پروگرام میں شامل ہو چکا تھا۔ الحمد للہ

اس ساری رپورٹ کو خاکسار نے لندن مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر عبدالماجد طاہر صاحب کی خدمت میں بھجوایا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل ہیڈ کوارٹر میں قریباً 8 سال تک خدمت کی سعادت بجالانے کے بعد خاکسار کا تبادلہ مکرم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے لاس اینجلس کیلیفورنیا کیا۔ اس موقعہ کی رپورٹ احمدیہ گزٹ نے شائع کی۔ مکرم کلیم بن حبیب صاحب نے یہ رپورٹ لکھی جو احمدیہ گزٹ کی جولائی / اگست 2004ء کے صفحہ 49-50 پر شائع ہوئی۔ اس سے قبل یہاں کونٹی ایگزیکٹو نے اور کونٹی کے ممبران نے خاکسار کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب کی Live کورج کونٹی کے ٹی وی سٹیشن پر دکھائی گئی۔ اس میں کونسل کے ممبران اعلیٰ نے گزشتہ 8 سال میں اور خصوصیت کے ساتھ 11/9 کے بعد جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا گیا۔

تقریب کے اختتام پر کونٹی ایگزیکٹو مسٹر ڈگ ڈنکن نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے ساتھ ایک Proclamation بھی پڑھا۔ جس میں جماعت کی خدمات کو بیان کر کے 15 جون 2004ء کے دن کے بارے میں اعلان کیا کہ:

آج کا دن جو کہ 15 جون بروز منگل ہے کونٹی ایگزیکٹو اور کونسل کے صدر، امام شمشاد ناصر کے دن کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ کونٹی کے تمام مکین ہمارے ساتھ مل کر ان کو خراج تحسین پیش کریں اس دعا کے ساتھ کہ آئندہ بھی ان کو مزید کامیابیاں ملیں۔

احمدیہ گزٹ امریکہ کی رپورٹ جولائی اگست 2004ء صفحہ 49-50۔ مکرم کلیم بن حبیب لکھتے ہیں:

18 جولائی 2004ء کو مسجد بیت الرحمن میں ایک خاص دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا جو کہ امیر جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب کی ہدایت کے مطابق سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ جنہوں نے میری لینڈ (مسجد بیت الرحمان) کے ریجن میں 8 سال تک خدمات بجالائی ہیں اور اب اُن کا تبادلہ یہاں سے لاس اینجلس ہوا ہے۔ مکرم داؤد حنیف صاحب جو کہ نیویارک میں خدمات بجالا رہے تھے وہ بطور نائب امیر اور مشنری انچارج ہیڈ کوارٹر میں خدمات بجالائیں گے۔

گزٹ نے لکھا کہ ریجن کی چار جماعتوں کے لوگ مدعو کئے گئے تھے اور خاص دعوت نامہ علاقہ کے مذہبی لیڈروں کو بھجوایا گیا تھا جو کہ اس تقریب میں اپنے لوگوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ حکومتی سطح پر بھی نمائندے شامل ہوئے۔ 650 سے زائد لوگ اس الوداعیہ میں شامل ہوئے۔

تمام احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا اور اس کے بعد پروگرام شروع ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد میری لینڈ کے صدر جماعت مکرم ڈاکٹر لئیق احمد

صاحب نے سب کو خوش آمدید کہا۔ اور اس کے بعد لوگوں کو دعوت دی جو اس موقعہ پر کچھ کہنا چاہتے تھے چنانچہ ڈاکٹر ٹیڈ ڈرو Dr- Ted Durr سابقہ پادری پریسبیٹیرین چرچ نے کہا کہ ہمارا رابطہ امام شمشاد کے ساتھ 9/11 کے بعد ہوا۔ جس کی وجہ سے تعلقات میں اضافہ بھی ہوا اور مسجد میں انہوں نے جس طریق پر استقبال کیا وہ متاثر کرنے والا تھا۔

انہوں نے کہا کہ میری اہلیہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ شمشاد نے جب بھی مجھے فون کیا ہمیشہ میری بیوی کی صحت کے بارے میں بھی پوچھا جس کی وجہ سے میری بیوی بھی ان سے متاثر ہیں۔

اگرچہ ان کا یہاں سے جانا ہمارے لئے Loss ہے۔ لیکن LA کے لئے بہتر ہی ہے اور فائدہ مند ہے۔

ایک اور پادری رچرڈ کوکاسکی نے کہا کہ مسلمانوں میں شمشاد واحد شخص ہے جس نے تمام چرچوں اور دیگر تنظیموں کے ساتھ سب سے پہلے رابطہ کیا اور ان سب کو دوستانہ ماحول میں بات کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ ان کی غیر حاضری یہاں بہت زیادہ محسوس کی جائے گی۔

ایک اور پادری مسٹر گائے کیری خود نہ آسکے مگر اپنے نمائندہ کو اس موقعہ پر اپنے پیغام کے ساتھ بھجوایا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ امام شمشاد نے محبت، یگانگت، باہمی افہام وتفہیم کا اس علاقہ کی کمیونٹی میں۔ بیج بونے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

پادری سٹیون اینڈرسن نے کہا (یہ ہمارے مسجد کے بہت اچھے ہمسایہ ہیں جنہوں نے جلسہ سالانہ کے ہمارے مہمانوں کو بھی اپنے گھروں میں ٹھہرایا) کہ ہم ایسے دوست کی موجودگی سے محروم ہو رہے ہیں جو کہ ہمیں متحد رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ ہماری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں۔

ایک اور پادری مسٹر مائیکل نے کہا کہ میں اپنے چرچ میں نیا آیا ہوں لیکن مجھ سے پہلے پادری نے ہمارے چرچ میں امام شمشاد کے بارے میں بہت اچھی باتیں کی ہیں اس لئے میں بھی اب آپ کے نئے آنے والے امام (داؤد حنیف صاحب) سے رابطہ رکھوں گا۔

مس ربے کا ویگنر Ms Rebecca Wagner جو کہ منٹگمری کونٹی میں کمیونٹی منسٹری کی ڈائریکٹر ہیں نے کہا کہ امام شمشاد نے جو ہماری کمیونٹی کو متحد کرنے میں خدمات کی ہیں ان کو آسانی سے نہیں بھلایا جا سکتا۔

بدھسٹ کمیونٹی کے صدر نے اس موقعہ پر کہا کہ میں اپنی تمام بدھ کمیونٹی کی طرف سے خیرسگالی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

Ms Becky Smith نے جو کہ کمیونٹی کے کوارڈینیٹر تھیں کہا کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے یہاں کے غریب عوام اور لوگوں کو خدمت کرنے میں پہل کی ہے اور اسے خوب سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے امام شمشاد کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہر وقت ہر قسم کی مدد کے لئے آمادہ رہتے تھے۔

سیرالیون ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری شیخو مسالے نے سفیر سیرالیون کی طرف سے خیرسگالی کا پیغام دیا۔

چیف آف پولیس منٹگمری کونٹی Thomas Manager نے امام شمشاد کا پرخلوص شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بہت محنت کے ساتھ مخلصانہ ان تھک کوششیں کی ہیں جس سے یہاں کے تمام مذہبی کمیونٹی کے اندر اتحاد پیدا ہوا ہے۔ جس سے کمیونٹی میں امن کی فضا قائم ہوئی ہے۔ چیف پولیس نے محکمہ پولیس کی طرف سے شمشاد کو ایک ایوارڈ بھی دیا۔

گورنر آف میری لینڈ کے نمائندہ مسٹر الیشا پلوارتی نے امام شمشاد کی خدمات کو بیان کیا اور انہیں میری لینڈ کے گورنر کی طرف سے سرٹیفکیٹ دیا۔

منٹگمری کونٹی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر (کونٹی کے ناظم اعلیٰ آنریبل ڈگلس ڈنکن کی طرف سے ان کے نمائندہ نے بھی امام شمشاد کے بارہ میں سپاسنامہ پڑھا اور انہیں سرٹیفکیٹ دیا جس میں بتایا گیا تھا کہ کونٹی نے 15 جون کا دن امام شمشاد کے نام کیا۔ امام الحاج بی اے فافونا آف سیرالیون نے مسلمانوں کی سیرالیونین کمیونٹی کی طرف سے امام شمشاد کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہماری کمیونٹی کے ساتھ مخلصانہ تعلق رکھا۔ انہوں نے اس موقعہ پر امام شمشاد کو تحفہ بھی دیا۔

منٹگمری کونٹی کونسل کے صدر سٹیوسلور مین نے امام شمشاد کی خدمات کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مسجد بیت الرحمان کے دروازے تمام مذاہب کے لئے کھولے۔ انہوں نے اپنی فراخدلانہ حکمت عملی اور جوش جذبے کی وجہ سے جو ان کے اندر یہاں کے لوگوں کے لئے پایا جاتا ہے مشہور ہیں اور اس وجہ سے وہ یہاں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ جس دن کونٹی میں یہ پروگرام ہوا اسے ٹی وی پر بھی دکھایا گیا تھا۔

مہمانوں کے خطاب اور بیان کے بعد جماعت احمدیہ کی تنظیموں کے نمائندگان اور احباب نے بھی اپنے خیالات کا ذکر کیا جس میں لجنہ اماء اللہ، زعیم انصار اللہ، قائد خدام الاحمدیہ (لوکل اور نیشنل) سب نے شمشاد احمد کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور ان کے لئے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اس کے ساتھ ہی مکرم داؤد حنیف صاحب کو استقبالیہ دیا۔ اس موقعہ پر مکرم کلیم اللہ خان صاحب نے ایک نظم بھی لکھی تھی جو خود انہوں نے پڑھ کر سنائی۔ جس میں شمشاد احمد صاحب کی خدمات کا تذکرہ تھا اور مکرم داؤد حنیف صاحب کو خوش آمدید کہا گیا تھا۔

اس کے بعد شمشاد احمد نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے احباب جماعت کا بھی ان کے تعاون پر شکریہ ادا کیا کہ جو کچھ ہوا آپس میں مل کر کام کرنے سے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔ کام کا طریق کار وہی رہے گا صرف آدمی تبدیل ہوا ہے۔ شیطان کے خلاف جنگ اسی طرح جاری رہے گی یہاں تک کہ کمیونٹی میں امن قائم ہو جائے۔ مکرم داؤد حنیف صاحب نے بھی احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے فرمایا کہ جماعت کے اندر یہ تبادلے روزمرہ کی روٹین ہے۔ جہاں مبلغین کو انہیں مقرر کیا جاتا ہے وہ اپنی طاقت کے مطابق اچھا کام کرتے ہیں۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوگی۔

الوداع مرحبا

قابلِ صد رشک ہے شمشاد خدمت آپ کی
یمن و برکت کی ضامن نیک فطرت آپ کی
اے مربیٔ! طالع ور اے داعیٔ راہِ ہدیٰ!
نو بہ نو پھیلی زمن میں حسنِ دعوت آپ کی
وہ تکلم پُر معارف پُر امید و پُر یقین
دلپسند شستہ زباں میں وہ خطابت آپ کی
چشمِ التفات میں رہے توقیر سے سب ارجمند
دلربا انداز سے جھلکی فراست آپ کی
قوتِ جذب و تحمّل خوب دیکھی چشم نے
مسکراتی جوش آرا وہ طبیعت آپ کی
درس و تدریس سے بھی حالِ دل ہے منعکس
آئینہ سی بن کے نکھری خوب طینت آپ کی
جاں نثارِ احمدیت، جاں گسل تبلیغ میں
دیں کی خاطر جاں کاری بھی ہے راحت آپ کی
ہر کس و ناکس کے دل کو رام کرنا کام ہے
جھک کے ملنا، پیار کرنا، پیاری عادت آپ کی
اپنے بیگانوں میں عزت خیراندیشوں میں نام
ظاہر و باہر ہوئی سب پر لیاقت آپ کی
مشورے صائب میں مخفی عجز بھی تھا موجزن
دائرہ در دائرہ پھیلی وجاہت آپ کی
بزلہ سنجی، نکتہ دانی، وہ یقین افزا مزاج
مدتوں تک گدگدائے گی ظرافت آپ کی
محو دل سے ہو بھلا کیا وہ خلوصِ دلکشا
وہ سلوکِ مہربانانہ وہ مروت آپ کی
الوداع شمشاد ناصر! ہو سدا تم شاد کام
ملک و قریہ سے نہیں مشروط خدمت آپ کی
ہر مربی عرصہ توحید میں ہے بے مثال
کاتب تحریر نے لکھ دی ہے نصرت آپ کی
خوش بیانی سے کہیں ہم مرحبا داؤد کو
دستگاہ دین میں ہو گی رفاقت آپ کی
مرحبا! اے آنے والے، قابلِ صد احترام!
منتظر ہیں بارور ہو خوب محنت آپ کی
اے نصیحت گر! تمہیں کیا قافلے والے کہیں
ہر جرس پر یاد آئے گی قیادت آپ کی

کلیم بن حبیب، میری لینڈ (18 جولائی 2004ء)

یہاں قیام کے دوران جن اخبارات سے رابطہ رہا اور ان میں جماعتی خبریں شائع ہوئیں ان کی فہرست درج ذیل ہے:

Silver spring Maryland 2001-2002-2003-2004

The gazette Burtonsville

The Montgomery journal

The Washington times

Gazette community news

Express India

Gazette regional news

The Montgomery county sentinel

Pakistan post

The sun in Howard

The Muslim News

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store GET IT ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مرسلہ: مدثر ظفر

دنیا کا سب سے خوبصورت جانور، خوش باش، انسان دوست اور سیلفی پسند

قوکا Quokka

تعارف

قوکا نامی اس مارسوپیل جانور کا تعلق آسٹریلیاء سے ہے اور یہ صرف مغربی آسٹریلیاء کی ساحلی پٹی اور اس سے متصل چند جزائر جیسے کہ ”جزیرہ بیلڈ“ اور ”جزیرہ روٹنیسٹ“ میں ملتا ہے۔ اسے پہلی مرتبہ 1658ء میں دریافت کیا گیا۔

اس کا سائز ایک گھریلو بلی جتنا ہوتا ہے۔ اس کا وزن 2 سے 5 کلو تک ہوسکتا ہے اور اس کی جسامت ساڑھے 11 انچ تک ہوتی ہے۔

اس کی رنگت بھوری یا پھر سرمئی مائل بھی ہوسکتی ہے۔ یہ جانور اپنی شکل سے ہنستا، مسکراتا معلوم ہوتا ہے۔

اور قوکا واقعتاً خوشی کا اظہار مسکرا کے کرتا ہے۔

کینگرو کی طرح ہی قوکا کے پیٹ پر بھی ایک قدرتی جیب موجود ہوتی ہے جس میں یہ اپنے بچے رکھتا ہے۔ قوکا اوسطاً 10 سے 15 سال تک جیتا ہے۔

خوراک

قوکا ایک سبزی خور جانور ہے جو مختلف قسم کے پودے، گھاس، درختوں کے پتے اور پھل کھاکر گزارہ کرتا ہے۔

بریڈنگ

اس جانور کی بریڈنگ کا کوئی مخصوص موسم نہیں۔ تاہم مادہ قوکا سال میں دو مرتبہ 1، 1 بچے کو جنم دیتی ہے۔

بریڈنگ کے 1 ماہ بعد بچے کی پیدائش وقوع پذیر ہوتی ہے۔ کینگرو کی طرح قوکا کے پیٹ پر بھی ایک جیب ہوتی ہے، پیدائش کے 6 ماہ بعد تک بچہ ماں کی جیب میں رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قوکا مادہ سال میں دو مرتبہ جنم دیتی ہے تا کہ دوسرے بچے کی پیدائش سے قبل پہلا بچہ پورے 6 ماہ جیب میں گزار سکے۔

جیب سے نکلنے کے بعد بھی بچہ مزید 2 ماہ دودھ پیتا ہے جس کے بعد ہی وہ خود مختار ہو پاتا ہے۔

انسانوں کے ساتھ تعلق

قوکا انسانوں سے گھبراتا اور بھاگتا نہیں ہے بلکہ ان کے ساتھ دوستانہ رہتا ہے۔ یہ انسانوں سے پھل اور سلاد قبول کرتا ہے اور اسے تصاویر، سیلفیاں بنوانے سے باقاعدہ رغبت ہے۔

تاہم خطرہ محسوس کرنے پر یہ انسان کو کاٹ بھی سکتا ہے جس سے بس معمولی زخم اور درد ہی ہوتا ہے۔

خطرات اور شکاری

قوکا کو شکار کرنے والے جانوروں میں شکاری پرندے جیسے عقاب، بلیاں، کتے، لومڑیاں، ڈنگو اور سانپ شامل ہیں۔ اس کی نسل کو کوئی سنجیدہ خطرہ تو لاحق نہیں لیکن قوکا کی کل تعداد ہی صرف 15000 کے قریب ہے۔

ماں کے لیے قربانی

آپ نے انسان سمیت بہت سے جانوروں میں ”ممتا“ کا عظیم جذبہ دیکھا ہوگا کہ جس میں ماں اپنے بچوں کی خاطر اور انہیں شکاریوں سے بچانے میں جان بھی دے دیتی ہے۔ تاہم قوکا کے معاملے میں بچہ اپنی ماں پر قربان ہوکر اس کی جان بچاتا ہے۔

جب کوئی شکاری جانور مادہ قوکا پر حملہ کرتا ہے تو قوکا بھاگتے ہوئے اپنے بچے کو جیب سے زمین پر چھوڑ دیتی ہے اور بچہ جبلت کے اعتبار سے تیز چیخیں مار کر شکاری جانور کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے شکاری ننھے قوکا کو شکار کرلیتا ہے اور ماں بھاگ کر اپنی جان بچالیتی ہے۔

قوکا تیر بھی سکتا ہے اور درختوں پر بھی چڑھ سکتا ہے۔

قوکا کو پکڑنا، فروخت کرنا یا گھر میں پالنا غیر قانونی ہے۔

مادہ قوکا ایک حیرت انگیز جنسی صلاحیت delayed impregnation کی حامل ہوتی ہیں یعنی ایک مادہ قوکا اگر ملاپ کے بعد بھی اس وقت پریگننٹ نہیں ہونا چاہتی تو وہ فطری طور پر حالات سازگار ہونے تک انتظار کرسکتی ہے۔ حالات سازگار ہونے پر وہ خود بخود بغیر ملاپ، گزشتہ ملاپ کی بنیاد پر، جسم میں محفوظ شدہ سپرم سے خود کو حاملہ کر دیتی ہے۔

☆...☆...☆

23/دسمبر 2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	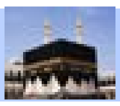	05:33	17:45
مدینہ منورہ	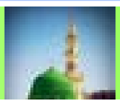	05:39	17:40
قادیان	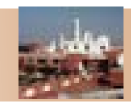	05:58	17:30
ربوہ	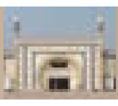	05:38	17:10
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:36	15:59

کونوا مع الصادقین

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

”ہزاروں خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔ باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ یہی بدظنی، منصوبہ بازی، تکبر، دوسرے کی تحقیر، غیبت اور اس قسم کی بدذاتیاں اور شرارتیں، شرک، ماموروں کا انکار وغیرہ۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے۔“

(خطبات نور جلد 1 خطبہ نمبر 20 صفحہ 231)